السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے کہ قبر میں دو فرشتے اس آدمی کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس شخص (ہذا الرجل) محمد کے متعلق تو کیا کہتا تھا؟ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ ہر آدمی کی قبر میں (۱) آتے ہیں کیا یہ بات ٹھیک ہے اگر نہیں تو پھر اس حدیث کا مطلب کیا ہو گا؟

کیا نبی ﷺ کو یا محمد کہہ کر پکارا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں پکارا جا سکتا تو پھر اس حدیث کا مفہوم بیان کریں؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں (۲) گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے او بچے اور خادم گلیوں میں متفرق ہوگئے اور سب کے سب ندا کرتے تھے یعنی نعرہ لگاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ۔ یا محمد۔ یا رسول اللہ۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری ص ۴ج ا میں ہے: «اِنِّیْ سَائِلٌ ہٰذَا عَنْ ہٰذَا الرَّجُلِ» ہرقل شام میں ابوسفیان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق سوالات کر رہا ہے اور لفظ بولتا ہے ''ہٰذَا الرَّجُلِ'' اور معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت مدینہ منورہ (۱) میں تھے ملک شام میں نہیں گئے تھے اور نہ ہی ہرقل ان کو اپنے پاس موجود سمجھتا تھا ورنہ ابوسفیان سے سوالات کرنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی ابوسفیان آپ کو وہاں موجود سمجھتا تھا ورنہ کہہ دیتا مجھ سے سوال کرنے کی ضرورت نہیں یہ نبی کریم ﷺ بذات خود ادھر موجود ہیں ان سے پوچھ لیجئے تو پتہ چلا لفظ ''ہٰذَا الرَّجُلِ'' سے موجود ہونے یا آنے پر استدلال درست نہیں۔

پھر ایک ہی وقت میں دنیا کے اندر کئی آدمی دفن ہوتے ہیں تو ایک وقت میں رسول اللہ ﷺ بذاتہ المبارکہ کیسے ان تمام میں آتے ہیں؟ (۲) صحیح بخاری کے باب ہجرة النبی ﷺ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یا کے بعد منادی اور فعل مقدر ہیں تو مطلب یہ ہے اے لوگو یا اے قوم یا اے عرب یا اے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ آگئے رسول اللہ ﷺ آگئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

---

مسلم شریف صفحہ ۴۱۹ ج ۲ آخری حدیث کتاب الزہد(1)

## احکام و مسائل

## عقائد کا بیان ج1ص63

## محدث فتویٰ